۲۵۔ غزلیات

پہلی بات : غزل اُردو شاعری کی وہ صنف ہے جس کے ہر شعر کا مضمون مختلف ہوتا ہے۔اس کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں۔مطلع کے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوتے ہیں۔غزل کے باقی شعروں کے صرف دوسرے مصرعے میں قافیہ استعمال کیا جاتا ہے۔قافیے کے بعد جو لفظ یا لفظوں کا مجموعہ ہوتا ہے، اسے ردیف کہتے ہیں۔ ہر غزل میں ردیف کا ہونا ضروری نہیں۔غزل کے آخری شعر میں شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔اس شعر کو مقطع کہتے ہیں۔غزل میں کم سے کم پانچ اشعار ہوتے ہیں۔

شاؔد عظیم آبادی

جان پہچان : شاؔد عظیم آبادی ۷؍جنوری ۱۸۴۶ء کو عظیم آباد (پٹنہ) میں پیدا ہوئے۔ان کا اصل نام سیّد علی محمد تھا۔ان کی تعلیم کا سلسلہ چار سال کی عمر ہی سے شروع ہو چکا تھا۔انھوں نے عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں کی تعلیم حاصل کی۔انھوں نے یوں تو تمام اصنافِ سخن میں لکھا ہے مگر ان کا خاص میدان غزل تھا۔'مے خانۂ الہام'، 'بادۂ عرفان' اور 'لمعاتِ شاؔد' ان کی شاعری کے مجموعے ہیں۔۷جنوری ۱۹۲۷ء کو ان کا انتقال ہوا۔

تمنّاؤں میں اُلجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

ہُوں اِس کوچے کے ہر ذرّے سے آگاہ
اِدھر سے مدتوں آیا گیا ہوں

دلِ مضطر سے پُوچھ ، اے رونقِ بزم
میں خود آیا نہیں ، لایا گیا ہوں

عدم میں کس نے بلوایا ہے مجھ کو
کہ ہاتھوں ہاتھ پہنچایا گیا ہوں

کُجا میں ؟ اور کُجا اے شاؔد ، دنیا
کہاں سے کس جگہ لایا گیا ہوں

معنی و اشارات

صنف – قسم
مضمون – شعر میں آنے والا خیال
قافیہ – ایک جیسی آواز لیکن مختلف معنی والے الفاظ
تخلص – وہ نام جو شاعر نے اپنے لیے خود رکھا ہو

آگاہ – جاننے والا
دلِ مضطر – بے چین دل
عدم – وہ عالم جہاں آدمی مرنے کے بعد جاتا ہے
کجا – کہاں

مشق

✤ **ایک جملے میں جواب لکھیے :**

١۔ غزل کے پہلے شعر کو کیا کہتے ہیں؟
٢۔ ردیف کسے کہتے ہیں؟
٣۔ شآد کا اصل نام کیا تھا؟
٤۔ اس غزل میں کون سے قافیے آئے ہیں؟
٥۔ اس غزل کی ردیف کیا ہے؟
٦۔ رونقِ بزم سے شاعر کیا کہہ رہا ہے؟

✤ **مختصر جواب لکھیے :**

١۔ غزل کسے کہتے ہیں؟
٢۔ شآد کی مشہور کتابیں کون سی ہیں؟

وسعت میرے بیان کی

✤ **اس شعر کا مطلب لکھیے :**

تمناؤں میں اُلجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

ندؔا فاضلی

جان پہچان : ندؔا فاضلی ہمارے زمانے کے اہم جدید شاعر اور ادیب تھے۔ ان کا اصل نام مقتدیٰ حسین تھا۔ وہ ١٩٤٠ء میں مدھیہ پردیش کے شہر گوالیار میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اُردو اور ہندی میں ایم۔ اے تک تعلیم حاصل کی۔ ان کی شاعری کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ ’شہر میں گاؤں‘ ان کے کلام کا کلیات ہے جس میں ’لفظوں کا پل، مور ناچ، آنکھ اور خواب کے درمیان، کھویا ہوا سا کچھ، زندگی کی طرف اور شہر میرے ساتھ چل تو‘ نامی شاعری کے مجموعے شامل ہیں۔ ندؔا فاضلی نے ’دیواروں کے بیچ‘ اور ’دیواروں کے باہر‘ دو سوانحی ناول بھی لکھے ہیں۔ ان کا انتقال ممبئی میں ٨/فروری ٢٠١٦ء کو ہوا۔

سفر میں دھوپ تو ہوگی جو چل سکو تو چلو
سبھی ہیں بھیڑ میں ، تم بھی نکل سکو تو چلو

کسی کے واسطے راہیں کہاں بدلتی ہیں
تم اپنے آپ کو خود ہی بدل سکو تو چلو

یہاں کسی کو کوئی راستہ نہیں دیتا
مجھے گرا کے اگر تم سنبھل سکو تو چلو

کہیں نہیں کوئی سورج ، دھواں دھواں ہے فضا
خود اپنے آپ سے باہر نکل سکو تو چلو

یہی ہے زندگی ، کچھ خواب چند اُمیدیں
انھی کھلونوں سے تم بھی بہل سکو تو چلو

مشق

✤ **ایک جملے میں جواب لکھیے :**

ا۔ ندا فاضلی کا اصل نام کیا ہے؟

۲۔ شاعر نے سفر میں پیش آنے والی کس بات پر پریشانی کا ذکر کیا ہے؟

۳۔ راستے میں اگر تبدیلی ممکن نہ ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

۴۔ شاعر نے کن چیزوں کو کھلونے کہا ہے؟

✤ **ان مصرعوں کو مکمل کیجیے :**

ا۔ .... راہیں کہاں بدلتی ہیں

۲۔ مجھے گرا کے ....

۳۔ کہیں نہیں کوئی سورج ....

۴۔ .... باہر نکل سکو تو چلو

✤ **نیچے دیے ہوئے مصرعوں کی صحیح جوڑیاں تلاش کر کے اپنی بیاض میں مکمل شعر لکھیے :**

	الف	ب
ا۔	یہاں کسی کو کوئی راستہ نہیں دیتا	تم اپنے آپ کو خود ہی بدل سکو تو چلو
۲۔	کہیں نہیں کوئی سورج دھواں دھواں ہے فضا	اُٹھی کھلونوں سے تم بھی بہل سکو تو چلو
۳۔	کسی کے واسطے راہیں کہاں بدلتی ہیں	خود اپنے آپ سے باہر نکل سکو تو چلو
۴۔	یہی ہے زندگی کچھ خواب چند اُمیدیں	مجھے گرا کے اگر تم سنبھل سکو تو چلو

تلاش و جستجو

سفر میں دھوپ تو ہوگی جو چل سکو تو چلو
سبھی ہیں بھیڑ میں تم بھی نکل سکو تو چلو

اس شعر میں 'چل' اور 'نکل' قافیے ہیں اور 'سکو تو چلو' ردیف۔ ذیل میں چند اشعار دیے ہوئے ہیں۔ ان کے قافیے اور ردیف تلاش کر کے لکھیے۔

ا۔	دل اپنا دیوانہ ہے	کب دنیا کی مانا ہے
۲۔	جو قاتل تاریخ لکھے	اُس کا نام زمانہ ہے
۳۔	میری تیری چادر کیا	سب میں تانا بانا ہے
۴۔	چھوڑو دنیا کی باتیں	یارو، گھر بھی جانا ہے

غور کر کے بتائیے

✤ اگر آپ کے راستے میں کیلے کا چھلکا پڑا ہوا نظر آئے تو آپ کیا کریں گے؟

سرگرمی/منصوبہ :

اس کتاب کے 'جان پہچان' کے حصے میں موت کی خبر کے لیے مختلف جملے/فقرے آئے ہیں۔ انھیں تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔

ابنِ صفی بی۔اے

جان پہچان : ابن صفی کا اصل نام اسرار احمد تھا۔ وہ ۲۶؍اپریل ۱۹۲۸ء کو الہ آباد کے ایک دیہات نارہ میں پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے بی۔اے تک تعلیم حاصل کی تھی۔ یہ سندان کے نام کے ساتھ ایسی جڑی ہے کہ بی۔اے کے بغیر ان کا نام نہیں لیا جاتا (ابن صفی بی۔اے)۔ وہ ادب میں جاسوسی ناول نگار کی حیثیت سے خوب مشہور ہوئے اور آج بھی ان کی مقبولیت میں کمی نہیں آئی ہے۔ وہ طنز و مزاح نگار بھی تھے اور شاعر بھی۔ شاعری انھوں نے اسرار احمد ناروی کے نام سے کی۔ ۲۶؍جولائی ۱۹۸۰ء کو کراچی میں ان کا انتقال ہوا۔

وہ جس کا سایہ گھنا گھنا ہے ۔۔۔ بہت کڑی دھوپ جھیلتا ہے
ابھی تو میرے ہی لب ہلے تھے ۔۔۔ مگر یہ کس شخص کی صدا ہے
اگر میں چپ ہوں تو سوچتا ہوں ۔۔۔ کوئی تو پوچھے کہ بات کیا ہے
مرے لبوں پر یہ مسکراہٹ ۔۔۔ مگر جو سینے میں درد سا ہے
اسی جگہ کیوں بھٹک رہا ہوں ۔۔۔ اگر یہی گھر کا راستا ہے

ابھی سے کیوں شام ہو رہی ہے
ابھی تو جینے کا حوصلہ ہے

معنی و اشارات

ابھی تو میرے ہی لب ہلے تھے
مگر یہ کس شخص کی صدا ہے
} ابھی تو میں خود کچھ کہہ رہا تھا مگر میں اپنی آواز پہچان نہیں پا رہا ہوں۔

مشق

✤ **ایک جملے میں جواب لکھیے :**

۱۔ ابنِ صفی کا اصل نام کیا تھا؟
۲۔ ابنِ صفی اُردو ادب میں کس حیثیت سے مشہور ہیں؟
۳۔ ابنِ صفی نے شاعری کس نام سے کی؟
۴۔ پہلے شعر میں دھوپ جھیلنے والے سے کیا مراد ہے؟
۵۔ شاعر اپنی خاموشی کے تعلق سے کیا چاہتا ہے؟
۶۔ مسکراہٹ کے باوجود 'سینے میں درد' سے کیا مراد ہے؟

وسعت میرے بیان کی

✤ **شعر کا مطلب بیان کیجیے :**

ابھی سے کیوں شام ہو رہی ہے
ابھی تو جینے کا حوصلہ ہے

رفیعہ شبنؔم عابدی

جان پہچان : رفیعہ شبنؔم عابدی کا اصل نام سیّدہ رفیعہ بیگم ہے۔ وہ ۷/ دسمبر ۱۹۴۳ء کو ممبئ میں پیدا ہوئیں۔ انھوں نے ممبئ یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ممبئ کے مختلف کالجوں میں درس و تدریس کے بعد وہ ممبئ یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو کی صدر کی حیثیت سے سبکدوش ہوئیں۔ 'موسم بھیگی آنکھوں کا، اگلی رت کے آنے تک' اور 'کرشن چندر- ممبئ اور اُردو کہانی' ان کی مشہور تصانیف ہیں۔

زندگی ! تیرا کوئی پتا تو ملے　　　وہ مرا حاصلِ مدّعا تو ملے
عکس بننے کو جی چاہتا ہے مگر　　　صاف و شفّاف اک آئینہ تو ملے
ہر طرف شور ہے فصلِ گل کا مگر　　　پیڑ پر ایک پتّا ہرا تو ملے
غم کی دوپہر میں، اس بھرے شہر میں　　　پیڑ برگد کا کوئی گھنا تو ملے
ہم سفر سیکڑوں ، ہم نوا سیکڑوں
ان میں کوئی مزاج آشنا تو ملے

معنی و اشارات

مُدّعا	–	مقصد، خواہش	ہم نوا	–	حمایت کرنے والا
فصلِ گل	–	بہار کا موسم	آشنا	–	پہچاننے والا

مشق

✤ **ایک جملے میں جواب لکھیے :**

۱۔ شاعرہ زندگی سے کیا چاہتی ہیں؟
۲۔ شاعرہ صاف و شفّاف آئینے کیوں چاہتی ہے؟
۳۔ ہر طرف کس بات کا شور ہے؟
۴۔ غم کی دوپہر میں شاعرہ کس چیز کی تمنا کر رہی ہے؟
۵۔ شاعرہ کو اپنے ساتھیوں سے کیا شکایت ہے؟

وسعت میرے بیان کی

✤ **مندرجہ ذیل شعر کا مطلب لکھیے :**

ہر طرف شور ہے فصلِ گل کا مگر
پیڑ پر ایک پتّا ہرا تو ملے

تلاش و جستجو

✤ **کسی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے ایک ہی معنی و مفہوم والے دو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً : صاف و شفاف۔ نیچے جو الفاظ دیے ہوئے ہیں ان کے سامنے اسی مفہوم کا دوسرا لفظ لکھیے :**

غور و............ ، رنج و............ ، ظلم و............ ،
شور و............ ، لطف و............

524J70